جلد 1 شمارہ 4

یادگارِ رضا

مذہبی، اخلاقی، معاشرتی، تمدنی، تاریخی ماہوار رسالہ

بسرپرستی:

حضرت حجۃ الاسلام جناب مولانا مولوی مفتی قاری حاجی
شاہ محمد حامد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

باہتمام:

جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم رضا خان صاحب

مطبع اہلسنّت بریلی میں چھپا اور جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی سے شائع ہوا

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

     /makhtarraza1011

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۶۱۸

۷۸۶

یادگار رضا

مذہبی - اخلاقی - معاشرتی - تمدنی - تاریخی

ماہوار رسالہ

بسرپرستی

حضرت حجۃ الاسلام جناب مولٰنا مولوی مفتی قاری حاجی شاہ محمد حامد رضا خانصاحب دامت برکاتہم

بادارت

ابوالمعانی محمد ابرار حسن صدیقی][و نائب مدیر ابوالفرح محمد علی حامدی ؎

باہتمام جناب مولٰنا مولوی محمد ابراہیم رضا خانصاحب

مطبع اہلسنت بریلی میں چھپا اور دفتر جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی سے شائع ہوا

رسالۂ یادگار رضا کی قیمت میں تخفیف

سنیوں خصوصاً برکاتیوں کو مژدہ

دور موجودہ کی نزاکتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت مبارکہ رضائے مصطفےٰ نے ماہ نومبر ایک دلپسند رسالہ ماہواری جاری کرنیکا ارادہ ظاہر کیا جو مسلمانوں کو مذہب اخلاق معاشرت تمدن اور تاریخ کی صحیح تعلیم دے۔ الحمدللہ ارباب ذوق نے جماعت مبارکہ کی اس صدا پر لبیک کہا اور جماعت نے بھی اونکے جذبات صادقہ کا نہایت احترام کیساتھ خیر مقدم کیا اللہ عزوجل پر بھروسہ کر کے بسرپرستی حضرت قبلہ انام حجۃ الاسلام زیب سجادۂ عالیہ قدسیہ رضویہ حضرت مولٰنا مولوی حاجی قاری مفتی شاہ حامد رضا خانصاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ یکم ربیع الاوّل شریف سے رسالہ یادگار رضا شائع کرنا شروع کردیا۔

بحمداللہ جماعت مبارکہ کا ہر کام اپنے لئے نوٹ رہا ہے۔ اوسنے کبھی کوئی تحریک محض دنیوی نفع کیخاطر نہیں اوٹھائی۔ جماعت مبارکہ کا یادگار رضا کو ذریعۂ تجارت بنانا ہرگز مقصود نہیں بلکہ جماعت مبارکہ کا اوسکے جاری کرنیسے واحد مقصد یہ ہے کہ یادگار رضا ہندوستان اور نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیائے اسلام کے گوشہ گوشہ اور چپہ چپہ میں مذہب اخلاق معاشرت اور تمدن کی روح پھونک دے اور دشمنان دین کفار و مرتدین کے حملوں کی تمام اہلسنت کی جانب سے مدافعت فرماتا رہے۔ جماعت کا خیال تھا کہ اکابر علمائے کرام کے دلچسپ و مفید و موثر مضامین عالیہ اور نامور اہل قلم کے افکار تازہ اور نیز نفاست طباعت و عمدگی کاغذ کیساتھ ساتھ ہر رسالہ میں مقامات مقدسہ سے کسی ایک مقام کا فوٹو بھی ہوا کرے تاکہ یادگار رضا اپنی خصوصیت کے اعتبار سے اپنی آپ ہی مثال ہو۔

یہی وجہ تھی کہ جماعت مبارکہ کو رقم کثیر صرف کرنا ہوئی اور اصل لاگت کے اعتبار سے یادگار رضا کی قیمت چار روپیہ سالانہ مجبوراً رکھنا پڑی۔ مگر دفتر جماعت میں اس امر کی درخواستیں موصول ہوئیں کہ یادگار رضا کی قیمت

اغراض و مقاصد رسالہ

اسلام کی حمایت ۔ مذہب اہلسنت کی نصرت ۔ مخالفین کے جواب مسلمانوں کی مذہبی ۔ اخلاقی ۔ معاشرتی ۔ اصلاح ۔

خصوصیات

(۱) مضامین معتمدین علماء اہلسنت اور بہترین اہل قلم کے درج کیے جائینگے ۔

(۲) زبان کی حسن و لطافت کا خاص لحاظ رہیگا ۔

(۳) ہر مسئلہ پر سنجیدگی و متانت سے محققانہ بحثیں ہونگی ۔

(۴) مبالغہ و افراط و تفریط سے اجتناب لازم ہوگا ۔

فہرست مضامین

حسیّات قیس

(چکیدۂ قلم جناب ہدایت یار خان صاحب قادری رضوی بریلوی)

لگی ہے بھیڑ ترے کوچے مین ہزارونکی
گداگرونکی ہے گنتی نہ تاجدارون کی

خبر لو شافعِ محشر گناہگارون کی
بنی ہے جان پہ آقا تباہ کارون کی

کسی نے بات نہ پوچھی گناہگارون کی
تمھین کروگے شفاعت سیاہ کارونکی

ہے اور کون غریبون کا پوچھنے والا
حضور سنتے ہین فریاد دل فگارون کی

مرادین ملتی ہین اس در سے نامرادونکو
امیدین ہوتی ہین پوری امیدوارون کی

تمھارے صدقے مین دونون جہان ملتے ہین
تمھارے قدمون مین زینت ہے تاجدارون کی

حضور شافعِ محشر۔ غفور داورِ حشر
خوشا نصیب یہ قسمت گناہگارون کی

خدا نے شافع محشر بنا کے بھیجا ہے
تمھارے ہاتھ ہے لاج اب گناہگارونکی

ادھر بھی شمع ہدایت کا کوئی جلوہ ہو
غضب مین جان ہے مولیٰ سیاہ کارون کی

انھین کے سر پہ شفاعت کا تاج رکھا ہے
انھین پہ آج نظر پڑتی ہے ہزارون کی

ترے غلام کہان جائین تیرے در کے سوا
کہین بھی قدر نہین ہے ہمسے نابکارون کی

بہشت دیتے ہین حور و قصور دیتے ہین
یہ شان ہے ترے کوچے کے خاکسارون کی

کرم کا سنکے تجھے التجائین لائے ہین
خطائین بخشدے مولا گناہگارون کی

جہان کسی نے مصیبت مین اونکا نام لیا
خبر کو جاتے ہین وہ اپنے جان نثارون کی

تری گلی مین فقیر آئے جھولیان کھولے
لگی ہے آنکھ ترے در سے تاجدارون کی

کسی کی شان کریمی پکاری محشر مین
کہ ایسے ہوتی ہے بخشش گناہگارون کی

چھڑا دو قیس کو قیدِ محن سے یا مولےٰ
کہ آپ مشکلین حل کرتے ہین ہزارون کی

چندہ سالانہ ۳ روپے	بابت ماہ جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۴۵ھ	جلد (۱)
قیمت فی رسالہ ۵		نمبر (۴)

ودیعت ادارت

اور میں
آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

مجھ سے پیشتر یادگار رضا کی قلمی خدمات کے لیے - محترمی حضرت مولنا قاضی احسان الحق صاحب نعیمی مدظلہ کا انتخاب ہوا تھا - بلکہ یادگار رضا کی افتتاح اونکے دست ادارت ہی سے ہوئی -

قاضی صاحب کے عہد میں یادگار رضا نے اپنی جو حیثیت قائم کی - اور انھون نے

یادگار رضا کو جس سطح تک پہونچا دیا۔ اور اپنا دورہ ادارت جس خوش اسلوبی سے پورا کیا۔ یہ جملہ امور ارباب نظر پر مخفی نہین۔ میرے نزدیک قاضی صاحب کا یہ کمال ہی قابل تحسین ہے۔ کہ وہ گو یادگار رضا کو اوج کمال تک اس زمانہ قلیل مین نہ پہونچا سکے مگر یہ بھی کیا کم ہے کہ انھون نے اوسکی فضائے ارتقا کو زوال پذیر نہونے دیا۔ اس حقیقت کا اقرار عین انصاف ہے کہ قاضی صاحب کو یادگار رضا سے خلوص اور اوسکی خدمات کی انجام دہی مین گونہ دلچسپی تھی۔ اون کی دلی تمنا تھی کہ وہ جلد از جلد یادگار رضا کو معراج ارتقا پر گامزن دیکھتے۔ مگر افسوس ہے کہ اونکی یہ آرزو دائرہ تمنا سے نکلکر سرگرم عمل نہ ہونے پائی تھی کہ دفعتاً اون کے ذاتی اور خاندانی علائق نیز اونکی علالت نے اونکو مجبور کر دیا۔ اون مین اس ودیعت کی بار برداری کی تاب نہ رہی۔ اودھر تو اونکی مجبوریون نے اونکو اس اہم اور ضروری خدمت سے بے نیاز کیا۔ اور اودھر کاتب قضا و قدر نے اونپر حکم معذوری نافذ فرما دیا۔ یہ زمانہ یادگار رضا کیلیے نہایت ہی نازک اور پر آشوب تھا۔ اور اوسکو خدمات قلمی کی سخت احتیاج۔

بالآخر ارباب حل و عقد نے مجھ کم مایہ اور قلیل البضاعت کو اس گنجینۂ علم و خرد کا کلید بردار بنایا اور ودیعت ادارت میرے سپرد کر دی۔ گو اس تفویض خدمت اور تحویل ودیعت پر مجکو اپنی کم بضاعتی اور انہماک تعلیمی کا خیال کرتے ہوئے صدائے لبیک لب پر لانیکی جرأت نہ ہوتی تھی مگر میرے وہ خالص جذبات جو دامن یادگار رضا سے وابستہ تھے میری اس ہلکی سی رکاوٹ پر مچل گئے مین نے بھی دیکھا اور غور کیا کہ یادگار رضا کو قلمی خدمات کی ضرورت ہے۔ باوجود اسکے کہ مین مدعی خلوص ہون اگر اس وقت مین نے یادگار رضا کی خدمات کیلیے اپنی جبین نیاز کو نہ جھکایا اور اونکو اپنا فرض نہ سمجھکر اونکی انجام دہی کی خاطر قدم ہمت آگے نہ بڑھایا تو یہ میری انتہائی جبانت اور کم ہمتی ہے۔

بہر حال اس ودیعت کے بار گران کو میرے ناتوان بازون نے ہمت کے سہارے

اٹھا لیا۔ اور مین نے اللہ عزوجل کا نام لے کر خدمت ادارت کو قبول

کر لیا۔ مین دعا کرتا ہون کہ رب کریم مجھے اون ناگوار ناہمواریون سے

بچائے کہ جن کی سنگلاخ روشون نے میرے ایک مستقل مزاج بشیر کو

پسپا کر دیا ہے۔ آمین۔

ابو المعانی محمد ابرار حسن صدیقی مدیر رسالہ۔

اسلام اور تلوار

گزشتہ سے پیوستہ

مدافعت:۔ اسلام کی ابتدائی لڑائیون پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ چند نفوس کو غارت کر دینے کے لیے زبردست افواج تیار کی جاتی ہین اون کو میٹ دینا اعلی مقصد متصور ہوتا ہے۔ کسی قسم کی رواداری جائز نہین رکھی جاتی۔ صلح و امن کی طرف سے یک لخت کان بہرے کر لیے جاتے ہین ایسی صورت مین مدافعت نکرنا موت کے منہ مین جانے کے مرادف اور سخت بزدلی کا موجب ہے۔ جنگ بدر۔ جنگ احد۔ غزوہ خیبر کیا اس بات کا بین ثبوت نہین کہ بقا اور صرف بقا کے لیے مجبوراً اعلان جنگ کرنا پڑا۔ اسلام کے دشمن اسلام کو جوشیلا مذہب کہتے اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر بیجا جوش پھیلانے کا غلط الزام لگاتے ہین۔ ہم اس موقع پر خاص ایک عیسائی عالم کی شہادت پیش کرین گے ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے۔ گواہی تیری۔

حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت مسٹر ٹوپال لکھتا ہے کہ

"وہ (یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) اون بلند ترین معنوں مین جوشیلے تھے جبکہ جوش دنیا کے لیے مثل نمک ہوجاتا ہے اور جو لوگون کو سڑنے سے روکنے مین شے واحد ہے۔ جوش کا استعمال کبھی منفرانہ ہوتا ہے اس لیے کہ وہ کسی تحریک ناشایستہ سے وابستہ ہوتا ہے یا زمین شور پر گرتا ہے اور کوئی ثمر پیدا نہین کرتا (یعنے ایسے شخص مین رونما ہوتا ہے جن مین اوس کے صحیح استعمال کی قابلیت نہین ہوتی اور اسلیے کوئی نتیجہ پیدا نہین ہوتا) محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا ساتھ ایسا نہ تھا وہ جوشیلے تھے جبکہ صرف جوش کی دنیا کو بیدار کرنے کے لیے ضرورت تھی اور اونکا بلند جوش بلند تحریک کے ساتھ وابستہ تھا۔ وہ اون چند مسرت اندوز ہستیون مین سے تھے جنھون نے ایک راستی اعظم کو اپنا چشمۂ حیات بنانے کی مسرت کبریٰ حاصل کی ہے"

۲۔ حقوق انسانی کا تحفظ اسلام نے حقوق انسانی برقرار رکھنے کی جو سعی بے نہایت کی وہ اظہر من الشمس ہے۔ سب سے پہلے جس مذہب نے غلامی رفع کرنے کی کوشش کی وہ اسلام اور صرف اسلام ہے۔ اسلام نے غلامون کے وہ حقوق قائم کیے جنپر غور کرنے سے ہر منصف مزاج یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہے کہ غلامی برائے نام ہی باقی رہ گئی۔ اسلام کی تعلیم ہے کہ آقا کو چاہیے کہ غلام کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ اوسپر کسی طرح کا ظلم نہ کرے۔ اوس سے بیجا مشقت لینے کو گناہ قرار دیا۔ اوس کے خورد نوش اور اوسکے لباس کا خیال رکھے۔ یہ صرف تعلیم ہی تعلیم نہ تھی۔ اسلام کا مایۂ ناز پہلو اوس کا عملی رخ ہے۔

بانیٔ اسلام صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جو کچھ تلقین فرمایا اوسکا عملی نمونہ بھی دکھا دیا - اور خود اپنے ہی زمانہ مین ہزارون انسانون کو اپنی ادا اپنے طرز اپنی روش کا مقلد بنا لیا - آپکا ہر پیرو - حضور کا ہر صحابی غلامون کے ساتھ اوسی محبت اوسی سلوک سے پیش آتا تھا جو اون کے آقا نے اون کو تعلیم فرمایا تھا - اللہ اکبر وہ جسکی ہیبت سے شہنشاہ روم و شاہ فارس کے اجسام پر لرزہ چڑھتا تھا جب بیت المقدس شریف سے گیا تو حالت یہ تھی کہ غلام اونٹ پر سوار تھا اور خود اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھے یہ اسلام کے فاتح اعظم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا سلوک غلامون کے ساتھ تھا - اسی قسم کی بہت سی مثالین مل سکتی ہین اسلام کی اشاعت کی ایک بہت بڑی وجہ آزادی غلام بھی تھی -

مستورات کے حقوق سب سے پہلے اسلام ہی نے قائم فرمائے - لڑکیون کا قتل اسلام ہی نے روکا - ہر انسان کو اوسکا جائز پیدائشی حق اسلام ہی نے دیا - حقوق نسوان پر ایک مستقل مضمون لکھا جا سکتا ہے جسکو ہم بخیال تطویل نظر انداز کرتے ہین -

۳ عہد و پیمان پر ثبات :- عہد و پیمان پر قائم رہنا اسلام کی سب سے بڑی شان ہے - اس زرین حصول کے تحفظ مین اسلام کو اکثر جنگ کرنا پڑی مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف خزاعۃ تھے - خزاعۃ کے حریف بنو بکر نے خزاعۃ پر حملہ کیا اور خاص حرم مین اون کا خون بہایا - خزاعۃ نے حضور سے مدد مانگی اور یہ ہی اصل وجہ فتح مکہ کی ہوئی - عہد و پیمان پر ثبات کی مثال اس سے بڑھکر کیا ہو سکتی ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد جو مسلمان کفار کے پاس سے فرار ہوئے اونکو حضور نے عہد نامہ کی بنا پر کفار کو واپس دیدیا -

مذکورۂ بالا کلمات سے یہ تو بخوبی ظاہر ہوگیا کہ اسلام صرف تلوار ہی سے نہین پھیلا بلکہ اوس کی ترویج مین دیگر اسباب کا حصہ بہت غالب ہے۔ یہان تک ہمنے واقعات ہی پر اکتفا کیا تھا اب ہم چند عقلی دلائل بھی بیان کرتے ہین جن سے بخوبی ظاہر ہوگا کہ اسلام کی اشاعت کا سبب صرف تلوار بتانا محض اعدائے اسلام کا پروپیگنڈا ہے۔

(۱) نفسیات کا یہ بدیہی مسئلہ ہے کہ انسانی دماغ اوس بات کو جو زبردستی تسلیم کرائی جائے ہرگز قبول نہین کرسکتا۔ اور اوس کا اثر بجائے مفید ثابت ہونے کے مضر ہوتا ہے۔

(۲) پھر یہ کہ جب ایک قوم کی طرف سے طبیعت مین اشتعال پیدا ہوجاتا ہے تو اوس کی کوئی بات صدق دل سے تسلیم نہین کی جاسکتی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ پسر پدر کو خاک و خون مین غلطان دیکھکر جذبۂ انتقام جوش مین نہ آئے اور قاتل کی طرف سے ابدی نفرت دل مین پیدا نہ ہوجائے۔ قاتل کی ہربات وہ تنفر آمیز نگاہ سے دیکھے گا۔ اوس کی سیدھی بات اولٹی معلوم ہوگی اور وہ تحریک جسکے حمایت مین تلوار اوٹھائی گئی ہے اوسکو ہر قبیح کی جامع نظر آئیگی۔ اگر تلوار صرف اشاعت مذہب ہی کے لیے اوٹھائی گئی ہوتی تو ہرگز اسلام کی طرف دل نہ جھکتے بلکہ اوس سے اور زیادہ نفرت ہوجاتی ہمارے بیان کی تصدیق سلطان محمود غزنوی کے واقعات سے ہوتی ہے۔ سلطان محمود نے ہندوستان پر متواتر سترہ حملے کیے لیکن وہ سو دو سو کو بھی مسلمان نہ بناسکے بلکہ مسلمانون کی طرف سے اور زیادہ نفرت ہندوؤن مین پیدا ہوگئی یہان تک کہ خواجۂ خواجگان حضرت معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کے مبارک قدم دار الکفر ہند مین آئے جنہون نے اپنی اعلیٰ روحانیت

وجذبہ حق سے کثیر در کثیر کفار کو حلقہ بگوش اسلام بنا دیا۔

(۳) اسلام کی ترویج کی سرعت ہی اس الزام کے دفع کرنے کو کافی ہے۔ کیا اس قلیل عرصہ مین محض لڑائیون سے اسلام ایسی عظیم الشان ترقی کر سکتا تھا۔ اس مین شک نہین کہ اسلامی فتوحات کا اثر ضرور پڑا لیکن وہ اخلاقی اثر تھا جس نے اسلام کے شیوع مین مدد دی۔

(۴) اسلامی فرمان رواؤن نے کبھی سلطنت کے اثر یا دباؤ سے کسی کو مسلمان نہین کیا اگر ایسا ہوتا تو سلطنت کو اتنی مدت اس قدر استقامت و بقا نصیب نہ ہوتی۔ رعایا پریشان و بددل ہو کر سلطنت سے ترک موالات کر دیتی اور چند ہی سال مین سلطنت کا خاتمہ ہو جاتا۔ پھر یہ بھی قابل غور امر ہے کہ اگر اثر سلطنت ہی ہوتا تو لامحالا پیروان اسلام مین کثرت ہوتی لیکن ہندوستان و اسپین کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ رعایا کثرت کے ساتھ غیر مسلم ہی رہی ہمنے اپنے موضوع کا ایک رخ ثابت کر دیا یعنی اسلام نے محض تلوار سے ترقی نہین کی۔ اب سوال یہ باقی رہ جاتا ہے کہ اگر اسلام کی اشاعت بزور تلوار نہین ہوئی تو وہ کیا اسباب تھے جنہون نے اسلام کو اس سرعت سے شرق و غرب مین پھیلا دیا۔ یہ وجوہ مختصراً حسب ذیل ہین :۔

۱۔ اصل چیز جس سے اسلام کو اس تیزی سے ترقی ہوئی وہ اوس کی اعلےٰ روحانیت۔ کشش صداقت اور جذبۂ حقانیت تھا کیا اس حقیقت سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ اوائل مین نہ اسلام کے پاس دولت۔ نہ حکومت اور نہ کوئی مادی طاقت تھی۔ بلکہ اسکے برخلاف اسلام قبول کرنا خطرہ مین پڑنے اور خود اپنے ہاتھون موت بلانے کے مرادف تھا۔ لیکن یہ وہ مئے تھی کہ اس کا نشہ جس کو چڑھا پھر نہ اترا۔ تکلیفین اوٹھاتے ہین مصیبتین جھیلتے ہین۔ اذیتین برداشت

کرتے ہین لیکن زبان پر لاالہ الا اللہ ہی جاری رہتا ہے - کیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی صعوبتون
کی نظیر کوئی مذہب پیش کرسکتا ہے - کیا حضرت زیاد و حضرت سعد رضی اللہ عنہما نے اپنی
جانین جنگ احد مین حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان کرکے شمع و پروانہ کی تشبیہ کو اصل سے
نہ بدل دیا - یہی ہے وہ ثبات و استقلامت - ایثار و محبت جو اسلام کے مذہب حق ہونے
کی بین دلیل ہے -

۲ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم وہ مکمل تعلیم تھی جس نے اپنے پیروؤن کو
اخلاق حسنہ اور خصائل محمودہ کا نمونہ بنا دیا تھا اون کی پبلک و پرائیویٹ زندگی بالکل یکسان
تھی - بنی نوع کی ہمدردی سے اون کے قلوب لبریز تھے - آپس کی محبت ضرب المثل تھی -
"الصحبۃ موثرۃ" کا قضیہ صحیح ہے تو اون کے اخلاق اون کے عادات کا اثر غیر مذہبون پر
پڑنا ایک لازمی امر تھا جسے غیر مسلمون کو اسلام کا گرویدہ بنا دیا -

۳ اسلام نے رعایا سے وہ مراعات برتی او غیر مذہبون سے وہ رواداری روا رکھی جس کی
مثال ملنا مشکل ہے - اسلام پہلا مذہب ہے جس نے ذمیون کے حقوق قائم کیے اموالہم کاموالنا
و دماءہم کدمائنا کا اصول مساوات وحدت قائم کرکے کافر ذمی کا جان و مال مثل جان و مال مسلم محفوظ
کر دیا - اور اون کے جان و مال کو ہمارا سا بنا دیا - یہ اسلامی زرین اصول تھے جن پر دنیا فریفتہ ہوگئی -
کفار نے اسلام کو جب اسقدر مہربان پایا تو قدرتی طور سے اون کے قلوب اسلام کیطرف
مائل ہوئے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے ایک واقعہ سے اس بات کی تصدیق ہوگی کہ اسلام
نے کس قدر نرمی کفار کے ساتھ برتی - جب رومیون نے بڑی فوج و لشکر کے ساتھ اسلام کو تباہ
کرنے کا عزم کیا حتے کہ انطاکیہ مین اس قدر فوجین جمع ہوئین کہ انطاکیہ کے چارون طرف جہانتک
نگاہ جاتی تھی فوجون کا ٹیڑی دل پھیلا نظر آتا تھا - حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اوسکی اطلاع ہوئی

تو رائے اس بات پر قائم ہوئی کہ حمص چھوڑ کر (جہان امیر العسکر پڑے ہوئے تھے) دمشق روانہ ہون وہان خالد موجود ہین اور عرب کی سرحد قریب ہے۔ یہ ارادہ مصمم ہو چکا تو حضرت ابو عبیدہ نے حبیب بن مسلمہ کو جو افسر خزانہ تھے بلا کر کہا عیسائیون سے جو جزیہ یا خراج لیا جاتا ہے اس معاوضہ مین ہے کہ ہم اون کو اون کے دشمنون سے بچا سکین لیکن اسوقت ہماری حالت ایسی نازک ہے کہ ہم اون کی حفاظت کا ذمہ نہین اوٹھا سکتے اس لیے جو کچھ اون سے وصول ہوا ہے سب اونکو واپس دیدو اور اون سے کہدو کہ ہمکو تمہارے ساتھ جو تعلق تھا اب بھی ہے لیکن چونکہ اسوقت تمہاری حفاظت کے ذمہ دار نہین ہو سکتے اس لیے جزیہ جو حفاظت کا معاوضہ ہے تمکو واپس کیا جاتا ہے "چنانچہ کئی لاکھ کی رقم جو وصول ہوئی تھی کل واپس کردی گئی۔ عیسائیون پر اس واقعہ کا اسقدر اثر ہوا کہ وہ روتے جاتے تھے اور جوش کے ساتھ کہتے جاتے تھے کہ خدا تمکو واپس لائے۔ یہودیون پر اس سے بھی زائد اثر ہوا اونہون نے کہا توریت کی قسم جب تک ہم زندہ ہین قیصر حمص پر قبضہ نہین کرسکتا یہ کہکر شہر پناہ کے دروازے بند کردیے اور ہر جگہ چوکی پہرہ بٹھا دیا حضرت ابو عبیدہ نے صرف حمص والون کے ساتھ یہ برتاؤ نہین کیا بلکہ جس قدر اضلاع فتح ہو چکے تھے ہر جگہ لکھ بھیجا کہ جزیہ کی جسقدر رقم وصول ہوئی ہے واپس کردی جائے (فتوح البلدان۔ کتاب الخراج۔ مصنفہ امام قاضی ابو یوسف۔ فتوح الشام مصنفہ ازدی)

۴۔ عہد و پیمان پر ثبات اسلام کی تعلیم کا جزو خاص ہے حتیٰ کہ حربی کفار سے بھی بدعہدی جائز نہین اس کی مثال ہم اوپر بیان کر آئے ہین اسکا اثر بھی کچھ کم نہ تھا۔

۵۔ کمزورون کی حفاظت۔ حکومت کی ذمہ داری۔ اعلےٰ انتظام۔ منصفانہ و مساویانہ برتاؤ

ایسی باتین ہین کہ جن سے ایک طرف تو سلطنت کو استحکام ہوتا ہے اور دوسری طرف حکومت۔ مذہب کی وقعت و عزت بڑھ جاتی ہے۔ جسکا اخلاقی اثر غیر مذہبون پر بے انتہا ہوتا ہے۔

عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان مین اسلام محمود غزنوی اور محمد غوری کی تلوار نے پھیلایا لیکن یہ سخت غلطی ہے۔ ہندوستان مین اسلام کا اثر خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین آگیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین تو عرب ہند سے تجارت شروع ہو گئی تھی جسکا سلسلہ برابر جاری رہا۔ عرب تجار نے آہستہ آہستہ اپنا مذہب پھیلانا شروع کیا اور اسلام کی ذاتی کشش و روحانیت کی وجہ سے اون کو کامیابی ہوئی۔ چنانچہ سلطان محمود سے پہلے اکثر مقامات پر مسجدین پائی جاتی تھین لیکن ہندوستان مین اسلام کی اصل ترویج دینے والا صوفی پروپگنڈا ہے جسکا تاج حضرت خواجہ خواجگان رضی اللہ تعالے عنہ کے مبارک سر پر مزین ہے۔ آپ نے اور آپ کے خلفا نے ہندوستان کے چپہ چپہ مین گشت لگا کے ہندوستان کے ہر قسم کے باشندون کو اپنی اعلے روحانیت سے متاثر کیا جس کی وجہ سے اسلام نے نمایان ترقی کی +

اکابر سلسلۂ عالیہ برکاتیہ کے متبرک حالات (۱)

عالیجناب حضرت مولنا مولوی سید محمد میان صاحب آستانۂ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

خاندان برکات جس سے ہماری مراد حضرت (صاحب البرکات) سلطان العاشقین سید ناشاہ برکۃ اللہ عشقی قدس سرہ اور اون کے وہ آباء کرام و اخلاف عظام ہین جنہون نے سرزمین مارہرہ مین بود و باش رکھی - اور حضرت سلطان العاشقین کے انتساب سے اس نام سے شہرت پائی - اس خاندان ولایت و عرفان کی ابتدائے سرزمین مارہرہ مین سنہ ۱۰۱۷ھ ایکہزار سترہ ہجری مین حضرت سید ناشاہ عبد الجلیل جد حقیقی حضور صاحب البرکات قدس سرہما کے بلگرام سے تشریف لانے اور یہان مستقل سکونت و توطن اختیار فرمالینے سے ہوئی - اوس وقت سے ابتک اس خاندان فضل و کمال سے عرفان و ہدایت و ارشاد و ولایت کے بہت سے مہر درخشان اور ماہ تابان طالع ہوکر نہ صرف سرزمین مارہرہ بلکہ حدود ہند سے بھی گزر کر ممالک دور و دراز عرب و عجم مین اپنے الٰہی انوار سے عالم مین ضیاء بار ہوتے رہے - ان محبوبان خدا کے بابرکت سوانح اور متبرک بصرت بسط و تفصیل سے تو فقیر نے اپنی زیر تالیف تصنیف **اکمال الکلام فی مآثر الکرام** درج کیے ہین جو ان شاء اللہ الکریم جل مجدہ عنقریب ہدیۂ انظار ناظرین ہوگی - یہان مختصر طور پر ان اکابر کے متبرک مآثر بطور نمونہ ذکر کیے جاتے ہین -

مقدام العارفین حضرت سید شاہ عبد الجلیل قدس سرہ

آپ حضرت میر سید عبد الواحد اکبر بلگرامی قدس سرہ السامی کے خلف اکبر و ارشد ہین آپ

رجب المرجب ۱۲۷۲ھ بارہ سو بہتر ہجری کو جمعرات کے دن ظہر کے اول وقت رونق افزائے عالم وجود ہوئے - اور سن طفولیت سے زمانۂ شباب تک اپنے حضرت والد ماجد قدس سرہٗ کی تربیت مین رہے -

حالت جذب مین سیر و سیاحت - ابھی آپ کا عنفوان شباب ہی تھا کہ قدرت خود آپ کے لطیفۂ باطنی کے تزکیہ و تربیت پر متوجہ ہوئی - اور عنایت الٰہی کی کشش سے آپ گھر بار اعزہ اقارب سب کو چھوڑ چھاڑ کر یکہ و تنہا سر بصحرا الکل کھڑے ہوئے - بارہ برس اسی حالت جذب و ربودگی مین اقصائے عالم مین سیر و سیاحت فرمائی - اکثر ویرانون کوہستانون مین پھرتے - اور اوس عالم تنہائی مین اوس محبوب یکتا اور مطلوب بے ہمتا کی یاد مین اوس کے نام کے نعرے لگاتے - عریانی لباس تھی - اور درختون کے پتے اور نباتات صحرائی سے ظاہری قوت لایموت -

معلم الخطیب کی تعلیم و تربیت - اس زمانہ مین اگرچہ آپ باپ سے شفیق مربی کی آغوش تربیت سے دور تھے - مگر ربّ حقیقی نے اپنی عنایت سے جنگل بیابان ہی مین اپنے والہ و شیدا کی تربیت کا سامان غیبی پیدا فرما دیا تھا - رجال الغیب مین سے ایک بزرگ حضرت "معلم الخطیب" نام آپکو اونہین بیابانون کوہستانون مین ملتے ہین جو آہستہ آہستہ نرمی و مہربانی سے حضرت کی حالت جذب و بیخودی کو سکون و ہوشیاری سے بدلتے اور دلدہی و دلداری کی باتون سے اپنے ساتھ مانوس کر گے حضرت کی تعلیم و تربیت فرماتے اور اپنے بعض خاص اشغال و اکتساب و ادعیہ وغیرہا سکھاتے ہین - اور اون کے زیر تربیت و تعلیم حضرت فیوض ظاہری و باطنی حاصل فرماتے اسی سلسلہ مین آپ کو جنون کے احضار و تسخیر اور دفع آسیب کے اعمال مین بھی خاص ملکہ حاصل ہوتا ہے - چونکہ پہاڑون جنگلون مین سالہا سال

پھرتے رہنے سے آپ کو اکثر جنون سے میل جول رہا کیا تھا - اس لیے حضرت کی فیض صحبت سے دو جن آپ کے دست حق پرست پر مشرف باسلام بھی ہوئے - جو حضرت کے قیام مارہرہ کے زمانہ مین بھی حاضر خدمت رہکر سعادت خدمت گزاری حاصل کرتے رہتے -

مارہرہ کی خدمت ولایت سے سرافرازی اسی حالت جذب و بیخودی مین آپ ایک بار حضرت شاہ مدار قدس سرہ کے عرس مین حاضر ہونیوالے کسی قافلہ کے ہمراہ اپنے وطن بلگرام سے جو راستہ مین پڑتا تھا ہو کر گزرے ہین آپ کی بہن جنکا مکان سر راہ تھا آپکے مجذوبانہ نعرون کی آواز پہچانکر بے اختیار دوڑی اگر جوش محبت مین آپ کو کھینچکر سینہ سے لپٹا لیتی ہین - اور آخر آپ اون کے انتہا درجہ کے اصرار سے بپاس صلۂ رحم اون کے مکان مین تشریف لیجاتے اور آخر شب تک وہان رہتے ہین - مگر آخر رات کا سنسان سمان پھر وہی اپنے مسکن مالوف جنگل بیابان کی یاد دلاتا ہے اور پھر حضرت ہوتے ہین اور وہی ویرانہ اور وہی محبوب حقیقی کی یاد مین اوس کے نام کے نعرے لگانا - اس واقعہ کے دو تین سال بعد جنگلون مین پھرتے پھراتے حضرت کا گزر اتفاقاً "ترنجی کھیڑہ" پر جو مارہرہ سے شرقی سمت چار کوس کے قریب فاصلہ پر ہے ہوتا ہے - یہ کھیڑہ عزلت گزینون اور تنہائی مین یاد خدا کرنے والون کے لیے آنا بھی ایک نہایت پر لطف و دلچسپ جگہ ہے - یہان کے کھنڈرون مین ایک مرد بزرگ نورانی صورت نمودار ہوتے ہین اور حضرت سے فرماتے ہین کہ مین خضر راہ اور رہادی گم گشتگان ہون - اور نہایت لطف و محبت سے شیر و برنج حضرت کو کھلا کر ارشاد فرماتے ہین کہ بارگاہ الہی و دربار جناب رسالت پناہی

صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے مارہرہ کی خدمت ولایت تمکو تفویض ہوئی - وہان جاکر ارشاد وہدایت مخلوق مین مشغول ہو - یہ فرماکر وہ تو غائب ہوجاتے ہین اور حضرت اون کے اس ارشاد کے بعد کامل طور سے عالم ہوش وحواس مین آجاتے ہین - اور اپنے آپ کو برہنہ دیکھکر فوراً درختون کے پتون سے بدن چھپاتے ہین - اترنجی کھیڑہ کے قرب وجوار کے زمیندار حضرت کے قدوم میمنت لزوم کی خبر پاکر حاضر ہوتے اور اپنے مکانون مین حضرت کو لیجاکر شرف بخدمت ہوتے ہین - وہان سے اودھر تو حضرت مارہرہ کا قصد فرماتے ہین - اور اودہر سے رئیسان مارہرہ مین سے چودھری وزیر محمد جو اپنے وقت مین قصبہ کے بڑے صاحب اقتدار اور مرد دیندار تھے - تین بار پیہم خواب مین جمال جہان آرائے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلےٰ آلہ واصحابہ وسلم سے مشرف ہوتے اور یہ بشارت پاتے ہین کہ ہماری اولاد سے پیر یہان پر صاحب ولایت اترنجی کھیڑہ پر ہے وہان سے جاکر لے آؤ - اس بنا پر یہ یہان کے اور روسا و عمائد و فقرا کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت کے استقبال کے لیے بڑہتے ہین - اور اثنائے راہ مین شرف ملازمت سے مشرف ہوکر عرض کرتے ہین کہ خاکسار کا واقعۂ خواب حضرت پر روشن ہے فرمان واجب الاذعان کی تعمیل مین حاضر ہوا ہون - حضرت بھی تبسم فرماکر ارشاد فرماتے ہین کہ مین بھی اوسی حکم کا تابع ہون - الغرض یہان تشریف لاکر حضرت اونہین کے دیوانخانہ واقع وسط محلہ کنبوہان مین تشریف رکھتے ہین - اور چودھری صاحب مع اپنے سب گھروالون کے حضرت کے حلقہ غلامی مین داخل ہوتے ہین کچھ عرصہ وہان قیام کے بعد حضرت سید بدرالدین شاہ ولایت شہید قدس سرہ کی صوابدید و ارتباط باہمی کیوجہ سے اونکے مکانکے متصل گونڈون کے محلہ مین آپ کی خانقاہ و مسجد و دیوانخانہ وچاہ پختہ تیار ہوجاتا ہی

اوراب حضرت بگرام سے اپنے اہل وعیال کو بھی طلب فرماکر وہین مستقل سکونت اختیار فرمالیتے ہین۔

ارشاد وہدایت خلق ۱۳۱۰ھ مین آپ یہان تشریف لائے۔ اورچالیس برس بلکہ زائد یہان مسند ارشاد وہدایت پررونق افروز ہوکر نہایت جدوکد و اہتمام سے ارشاد وہدایت خلق مین عمر گرامی صرف فرمائی۔ سنّت سنیہ کی اشاعت اور بدعات قبیحہ کی بیخ کنی نہایت کوشش وجانفشانی سے فرمائی۔ کنبوہون مین جو یہان کے قدیم شرفا اور صاحب اقتدار لوگون مین تھے اوسوقت یہ ایک قبیح رسم جاری تھی کہ جب تک ایک رقم کثیر پانچ چھ ہزار روپیہ نہ جمع ہوجاتی اوسوقت تک لڑکون لڑکیون کو گھر بٹھائے رہتے شادی بیاہ نکرتے یونہین ایک بڑی رقم لڑکون کے ختنون کے لیے درکار ہوتی۔ جس کا عملی نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ بہت سے لڑکے لڑکیان کواری بن بیاہے ہی مرجاتے۔ اور بہت سون کے ختنون کی نوبت نہ آتی حضرت نے اپنے وعظ ونصائح سے ایسے بدعات وقبائح سے توبہ کرائی اور مچلکے لکھوا لیے۔ گونڈل جنکے محلہ کے قریب حضرت کی خانقاہ شریف تھی ایک نہایت شریر اور بدمعاش فرقہ تھا۔ حضرت جو اون کو ارتکاب منہیات سے باز رکھنے کیلیے پند ونصیحت فرماتے وہ اونہین ناگوار گزرتی اور برابر طرح طرح سے وہ حضرت کو اذیت دیتے۔ آخر ایک بار حضرت پر جادو کی ہانڈی پھنکوائی۔ حضرت نے اوس بلائی ہانڈی کو روک دیا تو اوس کے شیاطین نے فریاد کی کہ ہمین اس ہانڈی مین بند رہنے سے بڑی تکلیف ہے یا تو اس ہانڈی کو کہین گرا دیے یا جسنے ہمین بھیجا ہے اوسی پر واپسی کی اجازت دیجیے۔ حضرت نے بنظر ترحم یہ خیال فرماکر کہ نہ معلوم کسنے یہ سحر کیا ہے اوسکی

واپسی سے اوسے کیا اذیت پہنچے اشارہ فرمایا کہ اس درخت پیلو پر گرجا۔ چنانچہ وہ ہانڈی اوس درخت پر گری اور وہ جلگیا۔ وہ سوختہ درخت فقیر کے حضرت والد ماجد کے ارگین تک موجود تھا اور اوس مین اب بھی جلی ہوئی جگہ سے جو جدید شاخ نکلتی تھی وہ جلی ہوئی کوئلہ سی ہوتی تھی اور دفع آسیب کے لیے کام مین لائی جاتی تھی۔ مگر جب لوگون نے اوسکے ساتھ اپنی جہالت صرف کرنا شروع کردی تو حضرت خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہ نے اوسے جڑ سے نکلوا ڈالا۔ یہ درخت پیلو اوس کے علاوہ تھا جو اسوقت بھی حضرت کے مزار پر سایہ کیے ہوئے ہے۔ اور حضرت کی ایک کرامت ہین اور صاحب خواص عجیبہ ہی۔

بعض تصرفات و کرامات

اس درخت کی پیدایش اور اوس کے خواص دونون حضرت کی بین کرامات ہین۔ پیدایش کا واقعہ تو یون ہے کہ حضرت نے اپنی حیات شریف مین پیلو کی جڑ کی ایک سوکھی لکڑی کی مسواک زمین مین گاڑ دی تھی۔ جو حضرت کے وضو کا پانی پڑتے پڑتے کونپلین پھوٹکر پتون سے ہری بھری ہوگئی۔ مگر یہ درخت جہان اب حضرت کا مزار ہے وہان سے کسیقدر فاصلہ پر تھا۔ ایک بار شدت کا مینھ برسا اور آندھی آئی صبح کو جو دیکھا گیا تو وہ ہری بھری مسواک اپنی جگہ سے اوکھڑی ہوئی حضرت کے مزار کے سرہانے لگی ہوئی ہے اور وہ بھی اس انوکھی شان سے کہ پتے زمین مین اور جڑ اوپر۔ اب اس درخت کے پتون کے بعض مجرب خواص بھی سینئے جو اسوقت بھی اپنے صدق پر بحکمہ تعالے آپ دلیل ہین۔

(۱) اس کے چند پتے سیاہ مرچ کے ساتھ پیسکر کھلانے سے ہر قسم کا آسیب خصوصاً شیخ سدو کا باذنہ تعالے دور ہوتا ہے۔

(۲) اسیطرح اگر اسکے پتے تپ لرزہ وغیرہ کے مریض کو پلائے جائین تو وہ بحکمہ تعالی شفائے

کامل پاتا ہے۔

(۳) تولد فرزند نرینہ کے لیے اسکے پتے خاص ترکیب کے ساتھ جو اہل حاجت کو بروقت بتائی جاتی ہے کہلانے سے اللہ تعالے فرزند نرینہ عطا فرماتا ہے۔ ایسے ہی بعض اور خواص بھی ہین۔ حضرت کو جنون کے احضار و تسخیر و دفع آسیب کے اعمال ہین بڑا کمال تھا جسکے سلسلہ مین علامہ آزاد وغیرہ نے جنون کے شہزادہ جلنوش کا اوس کے سولہ رفیقون سمیت گرفتار کر لینے کے قصہ کا حوالہ دیا ہے۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ جنون نے حضرت کے کسی مرید کو اذیت دی اور مار ڈالا تھا۔ حضرت اپنے وقت مین مرجع خاص و عام تھے۔ اطراف و جوانب سے تشنہ کامان ہدایت خدمت بابرکت مین آتے رہتے۔ اور واردین و صادرین خانقاہ شریف کے کثیر مصارف آپ اوٹھاتے تھے۔ باوجود اسکے حضور اچھے میاں صاحب قدس سرہ بیاض احمدی مین تحریر فرماتے ہین کہ "باوجود

این مصارف تا دم زندگی یک خرمہرہ از قبول نفر مودند چہ از مریدان

وچہ از محبان از عالم غیب مصارف خانقاہ میرسید۔"

بیعت و خلافت بیعت آپ کو اپنے حضرت والد ماجد میر عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ السامی سے سلسلہ چشتیہ قدیمہ میناؔئیہ مین تھی۔ اور اونہین سے اس سلسلہ نیز سلاسل قدیمہ قادریہ و سہروردیہ مین اجازت و خلافت حاصل تھی۔

اولاد امجاد آپ کے کئی صاحبزادے اور کئی صاحبزادیان تھین۔ جن مین سے آپکے خلف ارشد ہمارے جد امجد جو آپ کے بعد مارہرہ مین آپ کے سجادہ پر رونق افروز ہوئے حضرت سید شاہ اویس صاحب تھے۔ جنکا حال ہم آگے تحریر کرینگے۔

وصال آٹھوین صفر المظفر ۱۱۵۷ھ مین دوشنبہ کے دن آپنے وصال فرمایا۔ مزار شریف

مارہرہ مین زیارت گاہ خاص و عام ہے - جسکے گرداب ایک پختہ احاطہ تعمیر ہے جو موسوم بہ درگاہ بڑے پیر ہے ع رفت آن قدوہ زمین وزمان - مادہ سال وصال ہے

سید الراحمین حضرت سید شاہ اویس قدس سرہ

خلف ارشد صاحب سجادہ حضرت سید شاہ عبد الجلیل قدس سرہ ولی مادرزاد لڑکپن ہی سے یاد خدا مین مصروف اور ماسوا سے کنارہ کش تھے - علامہ آزاد بلگرامی مآثر الکرام مین آپ کے ترجمہ مین فرماتے ہین "آنجناب اویس یمن ایمان وسہیل فلک عرفان بود وشیوۂ ابدال برگزیدہ گرد" - اپنے حضرت والد ماجد قدس سرہ سے تعلیم وتربیت پائی - اور اون مین سے سلسلہ قدیمہ چشتیہ مین بیعت اور اس سلسلہ نیز سلاسل عالیہ نقشبندیہ وسہروردیہ آبائی مین اجازت وخلافت حاصل فرمائی - اور اون کے وصال کے بعد عہد سلطنت شاہجہان بادشاہ ہند مین بلگرام سے مارہرہ تشریف لاکر سجادہ مشیخت پر اجلاس فرمایا - مگر طریقہ حضرت کا یہ رہا کہ کبھی مارہرہ تشریف رکھتے اور کبھی بلگرام -

بعض فضائل وخصائل حمیدہ عجز وانکسار آپکا شیمہ کریمہ تھا کسی طرح کی خودی وخود نمائی اپنے پاس نہ پھٹکنے دیتے - باوجودیکہ عمدہائے زمانہ اور بڑے بڑے صاحبان اقتدار آپ کے غلامی اور خدمتگزاری کو اپنا فخر جانتے مگر حضرت باآن فضل وکمال واثر واقتدار اپنے نفس کو کسی پر فوقیت نہ دیتے شجرہ مین اپنے دستخط اس عبارت سے فرماتے "بندۂ شرمندہ اویس" شان ترحم اسدرجہ بلند تھی کہ کسی موذی کو بھی ایذا دینے کے روادار نہوتے - جو حضرات صوفیہ کے یہان مرتبۂ ابدال ہے - جو آپسے جور وجفا کے ساتھ پیش آتا آپ اوسکے بدلے مین سپر کرم

وعطا فرماتے۔ فیاضی اور فیض رسانی خلائق بہت محبوب تھی اگر مکان وغیرہ بنوانے
کے لیے مزدور و معمار لگاتے تو گرمی جاڑے کی شدت کے وقت اونہین محنت
ومشقت سے معاف فرماکر راحت وآرام مین رہنے اور مزدوری پوری عنایت
کرتے۔ قناعت وتوکل کی یہ شان تھی کہ امرا ورؤسا زر زمین وغیرہ نذر ونیاز
پیش کرتے اوسے قبول نفرماتے۔ اور اگر محبین ومخلصین کے اصرار والحاح تام نے
شرف قبول بھی بخشا جاتا تو بھی یہ عہد لینے کے بعد کہ اب آیندہ اسکی تکلیف ندینگے۔
اور پھر وہ بھی اپنی ذات کے لیے نہین بلکہ مسجد وبزرگان دین کے مزارات کی روشنی و
تعمیر وآبادی اور واردین وصادرین خانقاہ کی خدمت کے لیے اور وہ بھی قدر قلیل جو
اونہین کے لیے کفایت کرے اور اپنی ذات کے لیے زائد نہ بچے۔

مریدین وخلفاء اپنے زمانہ مین حضرت مرجع خاص وعام تھے۔ خدام و
متوسلین کا دائرہ بہت وسیع تھا مارہرہ اور اوس کے اطراف وجوانب کے شہرون
قصبون کے عمائد وشرفا عوام وخواص حضرت کے زمرۂ متوسلین مین شامل۔ اور
سلسلۂ بیعت مین داخل تھے اکثر خلفا درویشان آنجناب بڑے صاحب مقامات
عالیہ تھے۔ منجملہ اون کے ایک حضرت شاہ رہبر قدس سرہ تھے۔ یہ پہلے ملنگ فرقہ
کے تھے۔ حضرت نے توبہ کی شرائط پوری کراکر انہین شرف بیعت سے سرفراز فرماکر یاد
محبوب حقیقی جل مجدہ مین مشغول فرمایا۔ اور نعمت خلافت سے ممتاز فرماکر شاہ رہبر خطاب
عنایت ہوا۔ حضرت جدی سیدنا شاہ حمزہ قدس سرہ نے فص الکلمات وغیرہ مین ایک گستاخ
حاکم کو مرشد کی شان مین گستاخی کرنے پر انکے اوسے سزا دینکا واقعہ مفصل تحریر فرمایا ہے۔ جس انکی
تصرف باطنی کی قوت کا پتہ چلتا ہے کہ کسطرح انکے اپنی چوبدستی کو اوس ظالم کے تخت کے پایہ پر
مار کر چلے آئے چند روز بعد ہی اسکی ظالمانہ حکومت کا تختہ اولٹ گیا۔ یہ عمل چوبدستی حضرت کا مخصوص

(باقی آئندہ)

امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ

مسئلہ مسئولہ ذاکر حسین از موضع ہر ہر پور ضلع بریلی تحصیل نواب گنج - علمائے دین وشرع متین اس بارے مین کیا ارشاد فرماتے ہین کہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی آیا منجانب خدا ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئی یا کہ از روئے پنچایت کیونکہ یہان ایک صاحب کے پاس کتاب تواریخ حبیب الہ ہے چنانچہ وہ کہتے ہین سقیفہ بنی ساعدہ مین آپ اس عہدے پر مامور کیے گئے یعنی اجماع امت نے آپکو امام وخلیفہ بنایا اور کچھ لوگ کہتے ہین کہ خدا ورسول صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہوئے زیادہ حد ادب والسلام ۔

الجواب - صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت فی الحقیقۃ اللہ و رسول کی طرف سے ہے جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اوسکا ظہور د اعلان اجماع صحابہ کرام سے ہوا رضی اللہ تعالےٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر پیروی کرو اون دو کی جو میرے بعد ہونگے ابوبکر وعمر ایک سائل خدمت اقدس مین حاضر ہوئے سرکار سے انھین مراد عطا ہوئی انھون نے عرض کی یا رسول اللہ اگر مین حاضر ہون اور حضور کو نہ پاؤن توکس سے مانگون فرمایا ابوبکر سے عرض کی کہ اگر ابوبکر کو بھی نہ پاؤن فرمایا عمر سے - عرض کی اگر عمر کو بھی نہ پاؤن فرمایا ویحلک اذا مت انا وابوبکر وعمر فان استطعت ان تموت فمت افسوس تجھپر جب انتقال فرما جاؤن مین اور ابوبکر وعمر تو اگر مر سکے تو مر جانا

امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالے وجہہ الکریم کی حدیث مین ہے سالت اللہ ثلثا ان یقدمک یا علی فابی علے الا تقدیم ابی بکر اے علی مین نے اللہ تعالے سے تین بار مانگا کہ تمہین مقدم کرے اللہ نے نہ مانا مگر ابو بکر کا مقدم کرنا ایک حدیث مین ہے بنائے مسجد اقدس کے وقت ایک اینٹ اپنے دست اقدس سے رکھی پہر صدیق اکبر کو حکم فرمایا کہ اونہون نے اوس کے برابر ایک اینٹ رکھی پہر فاروق اعظم پہر عثمان غنی پہر مولی علی کو رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین۔ تو سب صاحبون نے بالترتیب ایک ایک اینٹ رکھی۔ ایک حدیث مین ہے ارشاد فرمایا الخلفاء بعدی اثنا عشر خلیفۃ ابو بکر لا یلبث الا قلیلا خلفا میرے بعد بارہ ہون گے اون مین سے ابو بکر تھوڑے ہی دن رہینگے حدیث حسن مین ہے الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ خلافت میرے بعد تیس برس ہے صحیح حدیث مین ہے قریب انتقال اقدس ام المومنین صدیقہ سے فرمایا میرے لیے اپنے بھائی کو بلا لے کہ مین لکھدون کہ پہر کوئی نہ کہے کہ مین پہر فرمایا کچھ حاجت نہین یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر اللہ نہ مانیگا اور مسلمان نہ مانین گے مگر ابو بکر کو اس خبر اقدس کے مطابق ہوا کہ مسلمانون نے نہ مانا مگر ابو بکر کو مرض مبارک مین جبکہ مسجد مین تشریف لانا نہ ہوا اپنی جگہ ابو بکر صدیق کو امامت کرنے کے لیے حکم فرمایا ام المومنین صدیقہ نے عرض بھی کی کہ میرے باپ بہت نرم دل ہین حضور کی جگہ خالی پاکر اون سے صبر نہ ہو سکیگا۔ ارشاد ہو کہ عمر نماز پڑھائین اسپر ناراضی فرمائی اور فرمایا مروا ابا بکر فلیصل بالناس ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگون کو نماز پڑھائین امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالے وجہہ الکریم فرماتے ہین مین حاضر تھا مگر حضور نے مجھے امامت کا حکم نہ فرمایا ابو بکر صدیق کو فرمایا

رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم لدیننا افلانرضاہ لدنیانا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اونھین ہمارے دین کا امام پسند فرمایا کہ ہم اونھین اپنی دنیا کا امام پسند نہ کرین بالجملہ نصوص سے ہے اور عام لوگون کو اسکی اطلاع نہ تھی عام بیعت پر بنائے اجماع واقع ہوئی۔ واللہ تعالے اعلم۔

کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ مین کہ داستان امیر حمزہ مین جو عمرو عیار کا ذکر ہے یہ عمرو کون ہین اور اون کی نسبت اس لفظ کا اطلاق کیسا ہی بینوا توجروا

الجواب۔ سیدنا عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجلہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے ہین۔ فیضی بے فیض نے جب داستان حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالے عنہ گڑھا اوس مین جہان صدہا کار ناشائستہ واطوار نابائستہ مثلاً مہر نگار دختر نوشیروان پر فریفتہ ہو کر راتون کو اوس کے محل پر کمند ڈالکر جانا اور معاذ اللہ صحبتین گرم رکھنا عم مکرم حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اسد اللہ واسد رسولہ سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالی عنہما کی طرف نسبت کیے یوہین ہزار ہا شہد پن اور مسخر گی کے بیہودہ جتن ان صحابی جلیل رضی اللہ تعالے عنہ کی جانب منسوب کر دیے اور اونہین معاذ اللہ عیار و دزد و طرار کا لقب دیکر بجملہ داستان جاہل بیچارے تبرائی بنائے یہ اوس مردک کی ناپاک بیباکی اور بیباک ناپاکی اور خدا ورسول پر سخت جرأت تھی مسلمانون کو ان شیطانی قصون خصوصاً ان ناپاک لفظون سے احتراز لازم ہے۔ واللہ سبحنہ تعالے اعلم۔

دیانندی آریہ

ستیارتھ پرکاش کے قرآن پاک پر اعتراض اور اونکے جواب

اعتراضات متعلق سورہ فاتحہ

اعتراض اگر قرآن کا خدا دنیا کا پروردگار ہوتا اور سب پر بخشش اور رحم کیا کرتا تو دوسرے مذہب والوں اور حیوانات وغیرہ کو بھی مسلمانوں کے ہاتھوں سے قتل کرانیکا حکم ندیتا اگر معاف کرنیوالا ہے تو کیا گنہگاروں پر بھی رحم کریگا اور اگر کریگا تو آگے ذکر آئیگا کہ کافروں کو قتل کر دینا یعنی جو قرآن اور پیغمبر کو نہ مانیں وے کافر ہیں ایسا کیوں کہتا اسلیے قرآن خدا کا کلام ثابت نہیں ہوتا۔

جواب ایسے رکیک اور لایعنی اعتراض پیش کرتے ہوئے پنڈت صاحب کو عار نہیں آتی جس سے انکی غایت نافہمی اور انتہا درجہ کی نادانی کا پتہ چلتا ہے انہیں یہ بھی خبر نہیں کہ ماں باپ کا رحم دنیا میں کون نہیں جانتا لیکن اولاد کی خطاؤں پر والدین کا سزا دینا کیا کسی نے بیرحمی سمجھا ہے پنڈت صاحب کی فہم اتنا سمجھنے سے بھی قاصر ہے ان کے خیال میں گنہگاروں کو سزا دینا تقاضائے رحم کے خلاف ہے اور اس سے مدت العمر کے احسانات جو ایک ایک آن میں بیحد و پایان شامل حال رہے ہیں سب جاتے رہتے ہیں کہ قصور کی سزا دینے سے وہ رحیم نہیں رہتا کیا پنڈت صاحب کے نزدیک سزا دینے والے والدین اور مارنے والا استاد بچوں کا دشمن اور بے رحم ہوتا ہے۔ یہ عقل اور قرآن پاک پر اعتراض مگر دروغ گو را حافظہ نباشد۔ پنڈت صاحب کو خود اپنی تحریر یاد نہیں ہے۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۵۲ میں لکھتے ہیں "یہ کام راجا کین سلطنت کا ہے کہ جو جانور یا آدمی ایذا رسان ہوں انکو سزا دیں۔ اور جان سے بھی مار ڈالیں"

بے رحم کی تعلیم ہو رہی ہے یا بیرحمی کی یہی پنڈت دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۰ پر لکھتے ہین۔ "اعضائے تناسل پیٹ زبان ہاتھ پاؤن آنکھ ناک کان دولت وجان یہ دس موقع سزا کے ہین کہ جنپر سزا دیجاتی ہے" صفحہ ۲۲۲ پر لکھتے ہین "چور جس طریق پر جس جس عضو سے انسانون مین نامناسب (حرکات) کام کرتا ہی اوس عضو کو سب کی عبرت کے لیے راجہ کاٹ دیوے"

کیسی یہ رحم کی تعلیم ہے یا بیرحمی کی صفحہ ۲۲۳ پر لکھتے ہین "خواہ گرو ہو خواہ بیٹا وغیرہ اولاد ہون خواہ باپ وغیرہ بزرگ ہون خواہ برہمن خواہ شاستر وغیرہ کا سننے والا کیون نہو جو دھرم کو چھوڑ کر ادھرم مین پھنسا ہوا دوسرے کو بلا جرم مارنے والے ہین انکو بغیر تامل کے مار ڈالنا چاہیے۔ یعنی پہلے مار کر بعد مین سوچ کرنی چاہیے" کیا عجیب فلسفہ ہے سزا کا حکم تو پہلے دیدیا جائے مگر مقدمہ کی تحقیقات شہادتون کی سماعت اور واقعات مین غور و فکر بعد کو کیا کرین پنڈت جی کی یہ دماغی قابلیت اپنا جواب نہین رکھتی۔

سُنا ہی کہ کسی افیونی کا لوٹا ٹوٹ گیا تھا تو اس خیال سے کہ پانی نہ نکل جائے وہ حاجت انسانی سے انفراغ کے قبل آبدست لیا کرتے تھے۔

پنڈت جی کے فلسفہ کی روسے اُنکا اصول بالکل ٹھیک تھا۔ جہان تجویز سزا کے بعد واقعات پر غور کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تعجب تو اُن عقل کے تتلون پر ہی جو باوصف اس ذکاو فہم کے پنڈت صاحب کے گرویدہ بنے ہوے ہین خیر مجھے تو یہان صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ پنڈت جی جس رحم کی سزا کو رحم کے خلاف بتاتے تھے اونھون نے سزا قبل فیصلہ تک کا حکم دیدیا اور کیسی کیسی سخت و جنت

سزائین تجویز کین صفحہ ۲۲۴ مین لکھتے ہین جو عورت اپنے حسب ونسب کے گھمنڈ سے شوہر کو چھوڑ زنا کرے اوسکو جیتے جی بہت عورتون اور مردون کے کتون سے کٹوا کر مروا ڈالے کیا معقول سزا ہے ۔ اور کسقدر رحم کا لحاظ رکھا گیا ہے ۔ ذرا گریبان مین منھ ڈالیے پھر اسی صفحہ مین لکھتے ہین اسی طرح اپنی عورت کو چھوڑ کر دوسرے کی عورت خواہ رنڈی سے زنا کرے تو لوہے کے پلنگ کو آگ مین تپا کے اور سرخ کرکے اسپر اوس گنہگار مرد کو سلا کر بہت سے آدمیون کے سامنے جلا دیوے ۔

کیون پنڈت صاحب آپکے مذہب نے جو یہ سزائین بتائی ہین آپ اون کو رحم سمجھتے ہین یا بے رحمی آپ نے کس منھ سے قرآن پاک پر اعتراض کر دیا ۔ کون عقلمند ہے جو سزائے جرم کو رحم کے خلاف سمجھتا ہے ۔ ذبح حیوانات کا مسئلہ تو مین آپکو سمجھا ہی چکا ہون باقی رہا قتل کفار اوس پر آپ کیا اعتراض کر سکتے ہین جب زنا کا مجرم آپ کے نزدیک اس برے طریقہ سے قتل کا مستحق ہے تو خداوند عالم کی ذات وصفات وکتاب ورسل کا منکر اور رب العلمین کی تکذیب کرنے والا کیسے شدید اور سخت ترین سزا کا مستوجب ہوگا یہ تو آپ ہی کے اصول سے آپکو تسلیم کرلینا پڑیگا کہ کافر کو سخت سے سخت سزا دینا چاہیے ۔ اگر آپ خداشناسی کی کچھ بھی قدر جانتے تو یہ اعتراض آپکے قلم سے نہ نکل سکتا ۔

قرآن پاک اور پیغمبر علیہ السلام چونکہ حق تعالی کی معرفت کرا کے نفوس انسانیہ کو رذائل سے پاک کرتے اور علوم یقینیہ او معارف کی تعلیم فرماتے ہین اور بندون کو خدا کی طرف متوجہ کرتے ہین اسلیے اون سے اعراض وانحراف بیشک کفر اور سب سے بڑا سنگین جرم ہے ۔

اب آپ اپنے اعتراض کو یاد کیجیے کہ اگر قرآن کا خدا دنیا کا پروردگار ہوتا اور سب پر بخشش اور رحم کیا کرتا تو دوسرے مذہب والون اور حیوانات وغیرہ کو بھی مسلمانون کے ہاتھ سے قتل کرانے کا حکم نہ دیتا یہ اعتراض آپ ہی پر لوٹ پڑا۔ اپنے قوانین سزا پر نظر ڈالیے اور اپنی پھانسی کو اپنی گردن سے نکالنے کی کوشش کیجیے کیا آپ اپنے خیال مین ایشو کو پروردگار نہین مانتے اور مانتے ہین تو یہ قتل و خونخواری کے قوانین جو آپکے اصول پر اوسکی پروردگاری کو نیست و نابود کیے ڈالتے ہین اُس سے کیسے صادر ہوئے اور اگر یہ اوسکے احکام نہین ہین اور آپنے اپنی طرف سے لکھے ہین تو کیا آپکا مذہب آپکے اپنی من گڑھت کا نام ہے۔

پاؤن صنم کا الجھا ہی زلف دراز مین ... لو آپ اپنے دام مین صیاد پھنس گیا

مکتوب

مکرمی جناب نواب وحید احمد خان صاحب ناظم جماعت مبارکہ زید مجدہم

السلام علیکم۔ رسالہ مبارکہ یادگار رضا کے مطالعہ سے مشرف ہوا جس درجہ قابل قدر کام کی طرف جناب نے توجہ فرمائی بیان سے باہر ہے جزاکم اللہ تعالیٰ۔ مولی تعالیٰ اس رسالہ کو مسلمانون خصوصًا سنیون خصوصًا رضویون کے لیے مفید بنائے اور اون کے دلون کو اسکی خریداری و مطالعہ کیطرف مائل کرے آمین۔ اوقات سحر و صوم صلاۃ دیکھکر از حد مسرور ہوا مین دل سے محب سنت عدو بدعت جناب نواب وحید احمد خان صاحب ایم اے۔ ایل ایل۔ بی۔ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ انھون نے اس مجید کام کیلیے اپنے گرامی اوقات کو صرف کیا اور ہر ماہ اوقات صوم و صلاۃ کا التزام فرمایا جزاہ اللہ تعالےٰ مگر از انجا کہ یہ اوقات صرف بریلی شریف کے ہین دوسرون کو اس سے استفادہ کا موقع نہین اور میرے خیال مین عام رسالہ کے یہ بالکل خلاف شان ہے کہ کوئی مضمون خاص کسی شخص یا کسی شہر کے لیے ہو خصوصًا جبکہ دوسرون کو بھی اوس سے فائدہ اوٹھانیکا موقع ہو اسلیے اس نفع کو

عام کرنیکے مین عرض تاریخ ۲۸ درجہ کے مشہور مقامات کا تفاصل اوقات حاضر خدمت
کرتا ہون اس جدول کے بعد یہ نقشہ سیکڑون جگہ کیلیے کار آمد ہوگا اور ہزارون اشخاص کو
اس سے فائدہ اوٹھانے کا موقع حاصل ہوگا میرے پاس بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ۔ چھوٹا ناگپور
ممالک متحدہ آگرہ واودھ۔ پنجاب کی جداول طول وعرض ہے بہار۔ اڑیسہ اور چھوٹا ناگپور
مین تو کوئی جگہ اٹھائیس درجہ عرض کی نہین بنگال مین بھی ریاست سکم کی دو جگہ اس عرض
پر ہین ممالک متحدہ آگرہ واودھ اور پنجاب کی کثیر آبادی اس عرض پر واقع ہے پنجاب
بریلی سے پچھم ہے اسلیے تمام جگہون مین تفاضل اوقات بریلی پر زائد کرنا ہوگا ممالک
متحدہ کی بعض آبادی بریلی سے پچھم مین اونمین تفاضل بڑھانا ہوگا اور بعض پورب مین ہے
اونمین اوقات بریلی سے تفاضل گھٹانا ہوگا مین نے دونون جدولین علحدہ علحدہ
بترتیب حروف ہجی بقید ضلع لکھدی ہین تاکہ نکالنے مین آسانی ہو اور نفع اوٹھانے مین
سہولت ازانجا کہ اصل اوقات مین صرف گھنٹا منٹ ہی سکنڈ نہیں لکھا ہے اور یہ بہت
اچھا کیا کہ اس صورت مین یہ جدول انگریزی مہینون سے بہت دنون تک کار آمد ہو سکیگی
اسی لیے مین نے بھی تفاضل مین سکنڈ کو رفع واسقاط کر کے صرف منٹ کا فرق لکھا ہے
اسقدر چھپ جانے کے بعد دوسری جدول صوبہ پنجاب کی حاضر خدمت کرونگا تفاضل اوقات
اگرچہ مختلف العروض بلاد کا بھی دیا جا سکتا ہے مگر اوس مین ہر وقت کا تفاضل مختلف ہوگا۔
نیز تاریخون کے اختلاف سے بھی تفاضل مین اختلاف ہوگا اس لیے مین نے مناسب سمجھا کہ صرف
۲۸ درجہ عرض کا تفاضل دیا جائے جس مین ایک ہی فرق تمام اوقات کے لیے اور
ہر زمانہ کے لیے کافی ہو میری رائے ہے کہ جب ایک سال کے پرچون مین بریلی شریف کے
سالتمام کے اوقات چھپ جائین تو اوسی مہینہ مین دس دن کی کمی کو پورا کر کے دوسری

جلد مین کسی دوسرے شہر کا وقت دیا جائے جو ساڑھے ستائیس درجہ عرض پر واقع ہو مثلاً بہرائچ یا ہردوئی سیتاپور متھرا یا شرف بزرگی کے لحاظ سے مارہرہ شریف کے اوقات انگریزی مہینون سے دی جائین اور مین اوس عرض کی تمام آبادیون کے تفاضل اوقات حاضر کرون یونہین اگر یہ سلسلہ قائم رہا تو تقریبًا بیس سال مین تمام ہندوستان کے ہر مشہور جگہ کے اوقات کی جدول مرتب ہوجائیگی اوسکے بعد چاہے مجموعہ کتابی شکل مین چھاپ دیا جائے یا ہر عرض کے اوقات ایکسالہ کی طرح الگ الگ چھاپے جائین جس طرح مین نے موذن الاوقات مین بہار شریف کے اوقات شائع کیا ہے - مین امید کرتا ہون کہ میرے اس خط کو بھی جدول تفاضل کے ساتھ شائع فرماوینگے فقط بعالیخدمت مخدوم الانام حجۃ الاسلام اعلحضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ دامت فیوضہم سے سلام خادمانہ عرض کرینگے والسلام مع الاکرام -

محمد ظفر الدین قادری رضوی غفرلہ

۲۱ - ربیع الآخر ۱۳۴۵ھ

ان مقامات مین اوقات بریلی اسقدر منٹ کم کیجائینگے

مقام	ضلع	منٹ
بنگال		
ا		
چولاسولنگ	سکم اسٹیٹ	۳۷
کنگرالاما	سکم اسٹیٹ	۳۷
ممالک متحدہ آگرہ واودھ		
اٹھکونا	شاہجہانپور	۳
اٹھیں	بریلی	۱
اٹوا	رر	۰
احمد نگر	کھیری	۴
البرٹ گنج	نینی تال	۲
اسبو پور	کھیری	۵
امریا	پیلی بھیت	۱
انتھاگون	رر	۲
اورنگ آباد	بریلی	۱

متحدہ آگرہ واودھ		منٹ
اوگن پور	پیلی بھیت	۱
ب		
بڑگاؤں	شاہجہاپور	۳
برگاؤں	کھیری	۷
بازی پور	بہرائچ پور	۷
بتھورا	پیلی بھیت	۲
برکھیرا	رر	۲
برہیرا	شاہجہانپور	۳
برارو	رر	۳
بشن پور	بہرائچ	۷
بلاہری	نینی تال	۲
بلسندا	پیلی بھیت	۲
بمہرودی	کھیری	۵
بمرول	پیلی بھیت	۲
بنگاوان	شاہجہان پور	۳
بنکاٹی	کھیری	۵
بھدبیرا	رر	۵
بھدرونلا	رر	۵
بھیراجوکی	نینی تال	۲
بھٹولی	بدایون	۰
بھٹ پوریا	شاہجہانپور	۲
بھراری	کھیری	۱
بھوجپورا	بریلی	۰
بھیرا	کھیری	۴.
بھگوانپور	بہرائچ	۸
بھگوان پور	بریلی	۰
بھگوانپور	بہرائچ	۸
بھنگا	پیلی بھیت	۲.
بہارکھنڈیا	بہرائچ	۷
بہادرپور	بریلی	۱
بہیری	رر	۰
بیرامپور	شاہجہانپور	۳
بیجوا	کھیری	۵
بیسلپور	پیلی بھیت	۲
پ		
پٹی ہان	کھیری	۵
پران پور	پیلی بھیت	۳

بریلی کیلیے اوقات صلوٰۃ خمسہ بابت ماہ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۵ھ

تاریخ چاند	صبح صادق		طلوع آفتاب		ضحوۂ کبریٰ		ایام	نصف النہار		عصر حنفی		غروب آفتاب		عشاء حنفی		تاریخ انگریزی
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ		گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	
یکم جمادی الاخریٰ	۵	۳۸	۶	۵۱	۱۱	۲۲	چہارشنبہ	۱۲	۳	۳	۴۱	۵	۱۶	۶	۴۰	۸
۲	〃	〃	〃	〃	〃	〃	پنجشنبہ	〃	۴	〃	〃	〃	〃	〃	〃	۹
۳	〃	۲۹	〃	۵۲	〃	〃	جمعہ	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	۱۰
۴	〃	۳۰	〃	۵۳	〃	۲۳	شنبہ	〃	۵	〃	۴۲	〃	۱۷	〃	〃	۱۱
۵	〃	〃	〃	۵۴	〃	〃	یکشنبہ	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	۴۱	۱۲
۶	〃	۳۱	〃	〃	〃	۲۴	دوشنبہ	〃	۶	〃	〃	〃	〃	〃	〃	۱۳
۷	〃	۳۲	〃	۵۵	〃	〃	سہ شنبہ	〃	〃	〃	〃	〃	۱۸	〃	〃	۱۴
۸	〃	〃	〃	۵۶	〃	۲۵	چہارشنبہ	〃	۷	〃	۴۳	〃	〃	〃	۴۲	۱۵
۹	〃	۳۳	〃	〃	〃	〃	پنجشنبہ	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	۱۶
۱۰	〃	〃	〃	۵۷	〃	۲۶	جمعہ	〃	۸	〃	〃	〃	۱۹	〃	۴۳	۱۷
۱۱	〃	۳۴	〃	〃	〃	〃	شنبہ	〃	〃	〃	۴۴	〃	〃	〃	〃	۱۸
۱۲	〃	۳۵	〃	۵۸	〃	۲۷	یکشنبہ	〃	۹	〃	〃	〃	〃	〃	〃	۱۹
۱۳	〃	〃	〃	۵۹	〃	〃	دوشنبہ	〃	〃	〃	۴۵	〃	۲۰	〃	۴۴	۲۰
۱۴	〃	۳۶	〃	〃	〃	۲۸	سہ شنبہ	〃	۱۰	〃	〃	〃	〃	〃	〃	۲۱
۱۵	〃	〃	۷	۰	〃	〃	چہارشنبہ	〃	〃	〃	۴۶	〃	۲۱	〃	۴۵	۲۲
۱۶	〃	۳۷	〃	۰	〃	۲۹	پنجشنبہ	〃	۱۱	〃	〃	〃	〃	〃	〃	۲۳
۱۷	〃	〃	〃	۱	〃	〃	جمعہ	〃	〃	〃	۴۷	〃	۲۲	〃	۴۶	۲۴
۱۸	〃	۳۸	〃	〃	〃	۲۰	شنبہ	〃	۱۲	〃	〃	〃	〃	〃	〃	۲۵
۱۹	〃	〃	〃	۲	〃	〃	یکشنبہ	〃	〃	〃	۴۸	〃	۲۳	〃	۴۷	۲۶
۲۰	〃	〃	〃	〃	〃	۳۱	دوشنبہ	〃	۱۳	〃	〃	〃	۲۴	〃	۴۸	۲۷
۲۱	〃	۳۹	〃	۳	〃	۳۱	سہ شنبہ	〃	〃	〃	۴۹	〃	〃	〃	〃	۲۸
۲۲	〃	〃	〃	〃	〃	۳۲	چہارشنبہ	〃	۱۴	〃	۵۰	〃	۲۵	〃	۴۹	۲۹
۲۳	〃	۴۰	〃	۴	〃	〃	پنجشنبہ	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	〃	۳۰
۲۴	〃	〃	〃	〃	〃	۳۳	جمعہ	〃	۱۵	〃	۵۱	〃	۲۶	〃	۵۰	۳۱
۲۵	〃	〃	〃	〃	〃	〃	شنبہ	〃	〃	〃	۵۲	〃	۲۷	〃	۵۱	یکم جنوری
۲۶	〃	۴۱	〃	۵	〃	۳۴	یکشنبہ	〃	۱۶	〃	۵۳	〃	۲۸	〃	〃	۲
۲۷	〃	〃	〃	〃	〃	〃	دوشنبہ	〃	〃	〃	۵۴	〃	۲۹	〃	۵۲	۳
۲۸	〃	〃	〃	〃	〃	۳۵	سہ شنبہ	〃	۱۷	〃	〃	〃	۳۰	〃	〃	۴
۲۹	〃	〃	〃	〃	〃	〃	چہارشنبہ	〃	〃	〃	۵۵	〃	〃	〃	۵۳	۵
۳۰	〃	۴۲	〃	〃	〃	۳۶	پنجشنبہ	〃	۱۸	〃	۵۶	〃	۳۱	〃	۵۳	۶